فضائل عشرہ ذی الحجہ

محمد رمضان یوسف سلفی

ماہ ذی الحجہ کا عشرہ اولی کئی طرح کے فضائل کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس عشرے کے دن بڑے مبارک اور راتیں پر رحمت ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان ایام میں اعمال صالحہ کرکے اپنے دامن نیکیوں سے بھریں۔ ان مبارک دنوں کے فضائل و مناقب کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

عشرہ ذی الحجہ اور قرآن

ارشاد ربانی ہے:

و اذکروا اللہ فی ایام معدودات

ترجمہ:۔ اور ذکر کرو اللہ کا ان گنتی کے دنوں میں۔ (بقرہ ۲۰۳)

دوسرے مقام پر فرمایا:

و یذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام۔

ترجمہ:۔ اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ (یعنی قربانی کے جانوروں پر) (الحج ۲۸)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ایام معدودات سے مراد ایام تشریق ہیں اور ایام معلومات سے مراد ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ (جلد اول ص ۲۸۴)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

و اذکروا اللہ فی ایام معلومات ایام العشر۔

قرآن میں جو ایام معلومات آئے ہیں ان سے ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں۔ و الایام المعدودات ایام التشریق اور ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں۔ (بخاری جلد اول ص ۵۹۱)

تیسرے مقام پر فرمایا:

والفجر ولیال عشر۔ قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ دس راتوں سے مراد ذی الحجہ مہینے کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ (جلد ۵ ص ۵۴۲)

در منثور میں متعدد سندوں سے حدیث مروی ہے کہ ولیال عشر سے مراد ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔

ان دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی بڑی فضیلت ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ان ایام میں سے زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ما العمل فی ایام افضل منها فی هذه قالوا ولا الجهاد قال ولا الجهاد الا رجل خرج یخاطر بنفسه و ماله فلم یرجع بشئی۔

(صحیح بخاری جلد اول ص ۵۹۲)

ترجمہ:۔ کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں عشرہ ذی الحجہ کے ایام میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا جہاد بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا جہاد بھی نہیں۔ مگر ہاں اس شخص کا جہاد جس نے اپنی جان و مال خطرے میں ڈال دیا اور کچھ واپس نہ لایا۔ (یعنی سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا)

عشرہ ذی الحجہ میں کثرت ذکر الٰہی

طبرانی کبیر میں ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند الله و لا احب الی العمل فیهن من التسبیح و التحمید و التهلیل و التکبیر۔

ترجمہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں سے کوئی دن اللہ کو زیادہ عزیز اور اللہ کے نزدیک بڑا نہیں ہے۔ اس لئے ان دنوں میں کثرت سے سبحان الله و الحمد لله، ولا اله الا الله و الله اکبر کا ذکر کرو۔

اس فرمان نبویؐ کو سامنے رکھتے ہوئے ان دنوں میں کثرت ذکر الٰہی سے

زبان تر رکھنا چاہیے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں بازار کو جاتے تو تکبیر کہتے ہوئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے۔ (بخاری)

ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی تکبیرات کا آغاز کر دینا چاہیے اور یہ سلسلہ 13 تاریخ کی شام تک جاری رکھیں۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزے

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کام کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ دسویں محرم کا روزہ' ہر ماہ کے تین روزے' عشرہ ذی الحجہ کے نو روزے' نماز فجر کی دو سنتیں۔ (رواہ احمد' نسائی جلد ۲ ص ۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من ایام الدنیا ایام احب الی اللہ سبحانہ ان یتعبد لہ فیھا من ایام العشر و ان صیام یوم فیھا لیعدل صیام سنۃ۔

ترجمہ:۔ دنیا کے کسی دن میں عبادت کرنا اللہ تعالی کو اتنا محبوب نہیں ہے جتنا کہ ان دس دنوں میں' ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ جلد اول ص ۸۵۲)

عشرہ ذی الحجہ کی راتوں کی فضیلت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

و لیلۃ فیھا بلیلۃ القدر۔

ترجمہ:۔ ان میں ایک رات عبادت کرنا شب قدر کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ جلد اول ص ۸۵۲)

عرفے کے دن کی فضیلت

طبرانی کی حدیث کے مطابق ۹ ذی الحجہ عرفے کے دن اللہ تعالی ہر صاحب ایمان کو بخش دیتا ہے۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے کہ:

صیام یوم عرفة احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ و السنة التی بعدہ۔ (صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۶۴)

ایک اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

من صام یوم عرفة غفر لہ سنة امامہ و سنة بعدہ۔

ترجمہ:۔ جو کوئی عرفہ کے دن روزہ رکھے اس کے ایک سال آگے اور ایک سال پیچھے کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ جلد اول ص ۸۵۳)

عید کے دن کا محبوب عمل

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ما عمل ابن آدم یوم النحر عملا احب الی اللہ عزو جل من ابراق دم۔

ترجمہ:۔ ابن آدم نے قربانی والے دن (یعنی دس ذی الحجہ کو) کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کے لئے خون بہانے سے۔ (یعنی قربانی ذبح کرنے سے)

ایک روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام ﷺ سے پوچھا گیا کہ "ما ھذہ الا ضاحی" یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا! "سنة ابیکم ابراہیم" یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ لوگوں نے پھر کہا! ہم کو ان سے کیا ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا! جتنے بال قربانی کی کھال پر ہوں گے ہر ایک بال کے بدلے

ایک نیکی ملے گی۔ لوگوں نے عرض کیا اور بھیڑ میں اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ آپؐ نے فرمایا! بھیڑ میں بھی ایک بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ)

حجامت کی ممانعت

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے ہو اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی کرنے سے پہلے نہ کاٹے۔ (مسلم جلد ۵ ص ۲۲۶)

بقیہ اسلام میں مسجد کا تصور

بھی یہاں کوئی نہیں چھیڑتا تھا اور اس کے اجاڑنے کی کوشش ان کی یہی تھی کہ ذکر اللہ اور حج و عمرہ کرنے والی مسلم جماعت کو انہوں نے روک دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کا یہی قول ہے۔ ابن جریرؒ ین پہلے قول کو پسند فرمایا ہے اور دعا ہے

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تو ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔ آمین ثم آمین

بقیہ: مولانا محمد بن یوسف

معارف اعظم گڑھ ستمبر ۱۹۴۲ء

الاعتصام لاہور ۴ مارچ ۱۹۸۳ء